پہنچ سکیں اور عوام کی بھلائی فلاح و بہبودگی کے عظیم الشان کام انجام پا سکیں۔ عوام بار بار الیکشن سے عاجز آچکے ہیں۔ الیکشن کے اخراجات سے عوام اور ملک دونوں ہی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔

آہ! حکیم عبدالحمید دہلوی

موت ہر جاندار کے لئے مقدر ہے جو دنیا میں پیدا ہوا ہے اسے ایک دن جانا بھی ہے۔ موت کسی کو نہیں چھوڑتی ہے چاہے وہ پیغمبر وولی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن بعض شخصیتوں کی موت کو ایک شخصیت کی موت کہہ کر اور اس پر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر اسے بھلایا نہیں جاسکتا ہے۔ ان کی موت سے ایک عالم کو رنج و غم اور دکھ و صدمہ کے ساتھ ناقابل تلافی نقصان بھی ہوتا ہے۔ حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی کا شمار ایسی شخصیتوں میں ہوتا ہے جن کی وفات سے ان کے خاندان کے افراد ہی کو صدمہ و رنج تو ہے ہی پوری قوم کو پوری ملت کو ان کی وفات کی خبر سن کر رنج و غم اور دکھ و صدمہ کے ساتھ ساتھ ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ حکیم عبدالحمید صاحب نے اپنی پوری زندگی ملک و قوم کی بے لوث خدمت کے لئے صرف کی ہے۔ وہ اپنے لئے نہیں بلکہ قوم وملک کے لئے جیتے تھے۔ انہوں نے تو اپنی زندگی قوم وملک اور انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبودگی کے لئے وقف کردی تھی۔ ان کے دل میں غریبوں کے لئے تڑپ تھی ہمدردی تھی۔ ۱۹۶۴ء میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے اخبار "صدق جدید" لکھنو میں ایک دہلوی صحافی نے حکیم عبدالحمید کی شخصیت اور ملک و قوم ان کی بے لوث خدمات پر ایک مضمون لکھا تھا جس میں حکیم عبدالحمید کو ولی کامل کہا گیا تھا۔

ایک وقت تھا جب حکیم عبدالحمید صاحب پابندی سے ہر جمعہ کو دفتر ندوۃ المصنفین میں تشریف لاتے تھے اور حضرت قبلہ اباجان مفکر ملت مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمنؒ قاضی سجاد حسین صاحب اور سعید احمد اکبر آبادی کے ساتھ رائے و مشورہ کرتے

تھے۔ ہماری والدہ مرحومہ ہر جمعہ کا انتظار کرتی تھیں کہ ان رہنمایان ملت کے لئے اپنے ہاتھ سے کھانے تیار کرتی تھیں اور ہر اتوار کو حکیم صاحب گاڑی بھیج کر مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ، مولانا حفظ الرحمنؒ، قاضی سجاد حسینؒ اور سعید احمد اکبر آبادیؒ کو تلیامارگ نئی دہلی میں واقع اپنی کوٹھی پر ضروری مشورے کے لئے بلایا کرتے۔ اتوار کو ان علماء کرام کا رات کا کھانا حکیم صاحب ہی کے ساتھ ان کی کوٹھی پر ہوتا تھا۔ یہ مشورہ ہی کی برکت تھی کہ حکیم صاحب نے تغلق آباد میں جہاں اس وقت آبادی کا نام ونشان نہ تھا ہر طرف جنگل ہی جنگل تھا بنجر زمین تھی ہزاروں گز زمین خریدی آج وہاں عالیشان ہمدرد نگر آباد ہے جس میں اسکول سے لیکر ہمدرد یونیورسٹی مجیدیہ ہاسپٹل وغیرہ وغیرہ قائم ہے ہزاروں چنے ہوئے اعلیٰ دماغ کی قابل ہستیاں براجمان ہیں جو ملت کی خیر خواہی کے پلان پر عمل پیرا ہیں۔ حکیم عبدالحمید نے ملک وقوم کے لئے وہ عظیم الشان کام کیا ہے جس پر ہزاروں صفحات پر مشتمل کتابیں لکھی جائیں گی ان کی خدمات پر مورخین ریسرچ کریں گے اور انہیں بیسویں صدی کا انسانیت کا مسیحا کہا جائے گا وہ ہر حال میں قناعت پسندی پسند کرتے تھے اپنے اوپر کچھ خرچ نہ کرتے تھے ان کی کمائی قوم کے کاموں کے لئے فراخ دلی کے ساتھ خرچ ہوتی تھی۔ بہرحال ملت کا یہ محسن آج ہمارے درمیان میں سے اٹھ گیا ہے۔ ادارہ ندوۃ المصنفین حکیم عبدالحمید کے انتقال کو اپنا ذاتی اور ملک وملت کا عظیم نقصان تصور کرتا ہے اللہ تعالیٰ حکیم عبدالحمید صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین